

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت ششماہی مع محصول عہ

نمبر ۴۵ جلد ۱۰ | لودیانہ ۹ نوامبر ۱۸۸۶ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبارات

عربی پاشا کی نسبت تجویز کیا گیا ہے کہ کالے پانی بھیجا جاوے۔ ہندوستانی فوج کے افسر جسقدر گئے ہیں دس روز تک لنڈن میں رہینگے = پارلیمنٹ انگلستان کا اجلاس ۱۵ نومبر کو ہوگا = ٹیونس کا امیر فوت ہوگیا = بمبی کی ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ جنگ مصر کے مصارف کا بوجھ ہندوستان پر نہ ڈالا جاوے = امیر کابل نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے کہ کوکنار کے بادشاہ پر حملہ کیا جاوے = ترکستان گزٹ میں شایع ہوا ہے کہ امیر کی فوج اور افغانستان کے سرداروں میں فساد برپا ہوگیا ہے = چین کا سفیر بنکاک کو اس غرض سے روانہ ہوا ہے کہ بدستور سابق شاہ سیام اور چین کے درمیان اتحاد قایم رہے = خزانوں کی نگرانی کیواسطے ممالک مغربی و شمالی میں ایک خاص ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا ہے = بیکر پاشا نے اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ اگر انگریزی فوج مصر میں ایک سال تک قیام کرتی تو بہتر ہوتا = حضور گورنر جنرل کشور ہند نے ۲ نوامبر کو لاہور میں ۱۲ بجے دربار لیوی منعقد فرمایا تھا = مصر سے تمام انگریزی فوجیں انگلستان کی طرف روانہ ہوگئی ہیں = لارڈ ڈفرن صاحب سفیر انگریزی یکم نوامبر کو مصر میں داخل ہوگئے اور دو ماہ تک مصر میں قیام فرماوینگے = وزارت مصر نے فرانس کو آگاہ کیا ہے کہ آیندہ سے مصر میں تمہارا کچھ دخل نہ ہوگا = آیرلینڈ کے حاکموں نے اطلاع دی ہے کہ یہاں فساد زیادہ ہوتا جاتا ہے اسلئے بجائے پولیس کے جنگی فوج کو یہاں بھیجدو = خدیو مصر نے گورنمنٹ انگریزی کو اطلاع دی ہے کہ میں تمہاری فوج کو جسنے مصر میں کام کیا ہے تمغے دونگا = شاہ یونان معہ ملکہ فرانس کی سیر کر رہے ہیں = جاپان میں برقی روشنی کا رواج بخوبی عمل میں آرہا ہے = شملہ کی رونق ۶ نوامبر سے بالکل اُٹھ گئی = سوڈان میں بغاوت ترقی کر رہی ہے = مصر کی رعایا پر ایک بھاری ٹیکس قایم کیا گیا ہے = انگلستان کی فوج کو جسنے مصر میں اپنے جوہر دکھلائے ہیں کچھ نقدی انعام بھی ملیگا = امریکہ میں ایک بڑا دولتمند شخص مکان بنوا رہا ہے جسکی ایک سو منزلیں ہونگی = بمبی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ شولاپور کی مسجد کو اہل ہنود نے گرا دیا ہے اور وہاں فساد کی صورت ظاہر ہو رہی ہے = دہلی میں اُس چمار کو جسنے اپنے تئیں امیرزادہ قرار دیا تھا ۶ سال کی قید ہوئی ہے = سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ اور ... کے درمیان تار برقی کا سلسلہ قایم کیا جاوے = عربی پاشا اور سلطان روم کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی اُسپر لنڈن میں آجکل بہت چرچا ہو رہا ہے = زار روس مصر میں انگریزی کارروائی کو دیکھ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ممکن ہوا تو جزیرہ بلقان سے اپنے منشاء کے موافق کچھ فایدہ حاصل کریں = مکہ کا شریف معزول کیا گیا ہے = کمیشن تعلیم کا اجلاس ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوچکا = پونا میں آجکل کاغذ کی کل کے جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہے = عربی پاشا کی والدہ کے نام ہمدردی سے بھرے ہوئے تار برقی کے پیغام بیرونجات سے آرہے ہیں = نیویارک میں ایک چھاپے کی ایسی کل ایجاد ہوئی ہے کہ جسکے وسیلہ ایک گھنٹہ میں ۲ لاکھ کاغذ چھپ کر طیار ہو سکتے ہیں = زار روس و ملکہ روس کے سر پر ماسکو میں خفیہ تاج شاہی رکھا گیا اور رسوم تخت نشینی ادا کیگئی = مہاراجہ صاحب بہادر میسور نے بھی اپنے ملک میں میونسپل کمیٹی کو قایم کر دیا ہے = سپہ سالار افواج ہند ۳ نوامبر سے دورہ میں مصروف ہیں = منفسدہ سیلم کے بارے میں جو ۱۲ سرغنے گرفتار ہوئے تھے اُنمیں سے چار کو کالے پانی اور باقی کو ۷ و ۵ سال کی قید کی سزا دی گئی = نمائشگاہ لنڈن کی تعمیر جسپر ۲۱ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے تھے جل کر راکھ ہوگئی ہے = روسی اخباروں میں چھپا ہے کہ امیر کابل کی فوجیں بگڑ گئیں = شاہ زولو ماہ آیندہ میں اپنے تخت پر جلوہ افروز ہونگے = چڑیا خانہ بمبی میں ایک جوڑا شتر مرغ کا آیا ہے = چھاونی پشاور میں عنقریب ریل تیار ہوا چاہتی ہے = خدیو مصر نے تخت سلطنت پر رونق افروز ہو کر اشتہار دیدیا ہے کہ فساد کا بانی عربی پاشا تھا = محاصل سرکاری کے وصول کرنے کیواسطے ایک اور انتظام ہونیوالا ہے جس سے زمینداروں کو

نورافشاں

——— صاحب اخبار رفیاہ ہند بحوالہ ایک انگریزی اخبار کے تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان روم کی جو شہنشاہانہ طاقت تھی اب اُسپر تنزل کا فتوی ہو چکا ہے۔ اُسکے شمالی صوبجات جاتے رہے۔ یونان اُسکے تسلط سے باہر ہو گیا۔ اور اب ادہر انگریزوں نے مصر میں اُسپر حملہ کیا ہے اور اُدھر یونانیوں نے تھسلی میں شورش مچا رکھی ہے چنانچہ مقام دیادی پر یونانی افواج سے ایک دفعہ مٹ بھیڑ بھی ہو چکی ہے۔ صرف ایک جرمنی ہے جو اس سے کسیقدر دوستی کا دم بھرتا ہے +

ہم نے مدت ہوئی سلطنت روم کی بابت فتوی دیدیا ہے کہ بس اب یہہ سلطنت چراغ سحری ہے کیونکہ جہاں جبر و ظلم و بے دستی رعایا پر ہونے لگتی ہے اُس سلطنت کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے +

——— پہلے جو یہہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ متنبی امام مہدی کو شکست ملی ہے سو اُسکی بابت خرطوم کا گورنر بذریعہ تار خبر دیتا ہے کہ مہدی مذکور کو شکست نہیں ہوئی بلکہ اُسنے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا ہے اور اہل قلعہ کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ اسپر ۳ انگریزی افسر تحقیقات کیواسطے گئے ہیں یقین ہے کہ وے مفصل کیفیت سے اطلاع دینگے +

ان چھوٹے نبیوں کا بار بار اُٹھنا اور مختلف مقامات میں شور مچانا، اسلامی سلطنت کے زوال کے زخم پر نمک کا سا اثر رکھتا ہے +

——— ایک خبر سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ سر ہنری نارمن صاحب کی دختر نیک اختر زنانہ مشن پشاور کی امداد کی خاطر پشاور کو تشریف لیجاتی ہیں۔ کاشکہ ہمارے ملک کی شریف لیڈیاں بھی اس انگریزی شریف لیڈی کا نمونہ اختیار کریں +

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ جناب پادری ایسٹیلی کیلسو صاحب کے (جو کچھ عرصہ تک پادری ریلیف صاحب کی غیر حاضری میں مشن پریس لودیانہ کے سپرنٹنڈنٹ رہ چکے ہیں) فرزند ارجمند نے جنکا نام ولی کیلسو تھا ۲۰ ستمبر ۱۸۸۲ء کو مقام سپنرنگ صوبجات متحدہ واقع امریکہ میں قضا کی۔ ہمکو یقین ہے کہ پادری صاحب موصوف اور انکی میم صاحبہ کی مسیحی طبیعت یہی کہتی ہوگی کہ خداوند نے دیا اور خداوند ہی نے لیا اُسکا نام مبارک ہو +

——— ہمکو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے پنجاب چیف کورٹ کے واسطے دو جج زاید ایک سال کیواسطے منظور فرمائے ہیں اور یہہ بھی خبر ہے کہ وے دونوں جج اپنا علیحدہ اجلاس کیا کرینگے۔ سبب اسکا یہہ سننے میں آیا ہے کہ کام کی اسقدر کثرت ہوگئی تھی کہ دو ہزار سے زیادہ مقدمات زیر تجویز تھے اور پیشی کی تاریخیں ۱۸۸۳ء کی مقرر ہونے لگی تھیں اس سہولیت کیواسطے دو زاید جج مقرر کرنے پڑے +

——— خبر ہے کہ سالویشن آرمی کا ایک دستہ بمبئی سے کلکتہ میں بھی گیا ہے جسمیں کپتان بیلرڈ صاحب اور کپتان گلیڈون صاحب شامل ہیں اور اُمید کیجاتی ہے کہ لاہور میں بھی فوج موصوف کا ایک دستہ عنقریب پہونچیگا +

——— سلطان روم کا ایک سفیر شاہ ایران کے دربار میں بہت کچھ تحایف لیکر حاضر ہوا ہے۔ خبر ہے کہ شاہ ایران نے اُن تحفوں کو دیکھکر فرمایا کہ میرے پاس اسوقت اسقدر سرمایہ موجود نہیں ہے کہ سلطان کے پاس اُسکے تحایف کے معاوضہ میں کچھ ارسال کروں۔ اور یہہ بھی خبر ہے کہ یہہ سفیر نہ صرف سلطان روم کے مطلب کے پورا کرنے کی غرض سے ایران میں آیا ہے بلکہ روس نے جبراً سلطان سے اتحاد قایم کرنیکے واسطے بھیجوایا ہے۔ اسمیں روس کا یہہ مطلب ہے کہ ایرانیان سے خوب رابطہ و اتحاد بڑھجاوے اور کسی نہ کسی حیلہ و بہانے سے ہرات روس کے ہاتھ آجاوے جسکے واسطے آج روس طرح طرح کی چال چل رہا ہے۔ اور اُدھر ہمکو امیر کابل کی نیت بگڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اب اُسنے اپنا پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ کابل سے تخت اُٹھا کر بدخشاں میں لیجاوے جہاں سے روس کی حد کچھ بہت دور نہیں ہے اور بدخشان کے متصل بخارا میں ہمیشہ روس کا گورنر موجود رہتا ہے اُس سے ضرور امیر کابل کی کانا پھوسی ہوتی رہیگی۔ خیر غرض کچھ ہو یہہ جو سلطان روم کا سفیر ایران میں آیا ہے خالی علت نہیں ہے اور اس آمد کا ظہور بہت جلد طشت از بام ہو جاویگا +

——— سلطنت چین سے ایک فوج جسمیں ۱۰ ہزار سپاہی ہیں کاشغر کیطرف روانہ ہوئی ہے کیونکہ جب فغفور چین نے سنا کہ زار روس نے اپنے سرکاری اخبارات میں شایع کرایا ہے کہ گورنمنٹ روس کا اب یہہ ارادہ ہے کہ وسط ایشیا سے ایک جرار فوج بھیجکر تاشقند و یارقند و کاشغر پر قبضہ کیا جاویگا تو فوراً اُسنے ۱۰ ہزار فوج کاشغر پر استحکام کیواسطے روانہ کردی +

اگر یہہ خبر سچ ہے تو شاید چین اور روس میں جو تازہ ہی اتحاد ہوا تھا پھر بگڑ جائیگا +

——— بیگر پاشا نے سلاطین یورپ سے درخواست کی ہے کہ اگر ایک سال انگریزی فوج مصر میں قیام کرے تو تمام مقامات میں ہر طرح سے امن و امان ہو جائیگا۔ مگر سلطان اسکے برخلاف سلاطین یورپ سے التجا کر چکا ہے کہ جہانتک ممکن ہو انگریزوں کا دخل بہت جلد مصر سے اُٹھایا جاوے سلطان کا یہہ خیال اور بیگر پاشا کی یہہ خواہش اور خدیو کا یہہ ارادہ کہ میں انگریزوں کا تابعدار بنا رہوں دیکھیں ان تینوں خیالات کا نتیجہ کیا نکلتا ہے +

——— لاہور میں حضور گورنر جنرل کشور ہند ۶ نومبر کو سوا سات بجے صبح کے ضروری ریل میں داخل ہوئے اور حضور ممدوح کا ریلوے اسٹیشن پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب اور اسٹاف کے صاحبان اور صاحب کمشنر بہادر لاہور۔ اور سیول و ملیٹری افسران مقیم لاہور نے استقبال کیا +

مراسلات

دُم دار سیّارہ
اور
سنہ ۱۸۸۴ء

ظاہر ہے کہ یہہ مسئلہ علم ہیئات کے متعلق ہے۔ اور اِس شریف اور برجستہ علم کے دو نظام ہیں۔ ایک نظام بطلیموسی اور دوسرا نظام فیثاغورسی پہلے نظام میں مرکز عالم زمین ہے اور دوسرے میں آفتاب اسواسطے ہم مندرجہ عنوان مسئلہ پر دونوں فرقونکی رائیں اور تجربات لکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ +

اوّلاً - اِس باب میں نظام بطلیموسی کے مطابق کتب شرح چغمینی و شرح تذکرہ محقق طوسی و مراۃ الخیال تقویم البلدان وغیرہ وغیرہ میں جو کچھ لکھا جاچکا ہے زمانہ حال کے صحیح تجربات کے روبرو ایک تمسخر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اِن مشہور و مستند کتابوں کے اپنے فرقہ میں مشہور مصنف فرماتے ہیں کہ ذوذنابہ منحوس ستارہ ہے جو جاروب کی شکل کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے مگر تحقیق یہہ ہے کہ اگر اُسکے طلوع کے وقت اُسکی شعاع مغرب کی طرف ہو تو اُسکو ذو ذوابہ کہنا مستحسن بلکہ انسب ہے اور اگر اُسکی شعاع اُسکے طلوع کے وقت مشرق کی طرف ہو تو اُسکو ذوذنابہ کہنا بہتر ہے یہانتک ارقام فرماکر تحریر لکھتے ہیں کہ اِس تفریق کا نکتہ دانا و نپر پوشیدہ نہیں فافہم و تامل الخ +

اسی پہلے نظام کا ایک اور عالیجاہ اور مشہور فلاسفر ارسطا طالیس اتنا اور زیادہ کہتا ہے کہ حضرت عیسٰی مسیح کے ظہور سے تین سو اکہتر برس پہلے میں نے ایک دُم دار سیارہ دیکھا جسکی دُم نے آسمانی گرہ کے چھتیسویں حصہ یا ساٹھ درجہ کو ڈھانک لیا تھا۔ اور پھر اسی پہلے ہی نظام کا ایک اور رکن رکین جو بڑا مشہور اور نامور حکیم ہے یعنی سنیکا رومی کہتا ہے کہ۔ مینے ایک بہت بڑا

دُم دار سیارہ دیکھا جو حضرت عیسٰی مسیح کے ظہور سے ساٹھ برس پیشتر ظاہر ہوا۔ اُسوقت روم کے لوگوں نے جولیس قیصر روم کی مرگ کا نشان سمجھا جو انہیں دنوں میں جان بحق تسلیم ہوا تھا +

پہلے نظام والوں کے قول نہ تو کچھ عجیب ہیں اور نہ زمانہ حال کے تجربوں سے صحیح معلوم ہوتے ہیں اسلیئے ہم دوسرے نظام یعنی فیثاغورسی مطابق اِس مسئلہ کی توضیح مناسب خیال کرتے ہیں۔ جیساکہ +

ثانیاً - اِس مسئلہ کا بیان دوسرے یعنے فیثاغورسی نظام کے مطابق جان برنکلی صاحب خصوصاً ہرشل صاحب ایک مشہور و معروف یورپین اُستاد ہیئات کے رسالوں سے کیا جاتا ہے +

(۱) جان برنکلی صاحب کہتے ہیں کہ ذوات الاذناب یا دُم دار سیاروں کے اجرام درخشندہ ہیں (اور آفتاب سے نور اقتباس کرتے ہیں) جو کبھی موجود ہوتے ہیں اور گاہے گاہے نظر نہیں آتے +

(۲) بیشک وہ لوگوں کے نزدیک تعجب خیز ہیں۔ لیکن جنکو علمیت حاصل ہے وہ اُسکی ماہیت سے بیخبر نہیں اور جیساکہ لوگ تاثیرات سمجھتے ہیں غلطی پر ہیں پچھلے زمانوں میں بھی ایسا ہی غلط خیال تھا جیسا اب ہے +

(۳) گو سنہ ۱۶۸۰ء میں جب ایک دُم دار ستیارہ نظر آیا تو تاتار والوں سے اہل روم اور عیسائی بھی اپنی بربادی کی نسبت ڈرے۔ تو بھی اِس تاثیر کی نسبت دونوں قوموں کی ناسمجھی اور بے علمی ہے۔ اب مہذب قومیں اندیشہ نہیں کرتیں کیونکہ اُسکا ظہور کچھ تاثیر نہیں رکھتا البتہ اگر زمین سے ٹکرا جائے تو اندیشہ ہے +

(۴) سر آیزک نیوٹن اور کیپلیو کی رائے ہے کہ اُسکا وجود چمکدار اور غیر چمکدار اور آسمانی اجرام کے بخزوں اور بعض شعاعوں سے ہے۔ اسی لئے کو اکثر یورپین ہیئات دانوں نے مان لیا ہے۔ بلکہ اُنمیں سے بعضوں نے تو ثابت کرکے دکھلا بھی دیا ہے اور پھر بڑے بڑے نامی اسٹرانمر لوگوں نے اُن ثبوتوں پر اپنا اتیا صاد کیا ہے +

(۵) ایک ذات الذنب سنہ ۱۶۸۰ء میں شہر پیرس میں ظاہر ہوا ڈاکٹر ہالی کی تحقیق کے مطابق یہہ وہی تھا جو سنہ ۱۵۳۲ء و سنہ ۱۶۶۱ء میں بھی ظاہر ہوا تھا اسلیئے حساب کے روسے سنہ ۱۷۵۹ء میں بھی اُسکا ظاہر ہونا بتلایا گیا تھا

(۶) سنہ ۱۳۰۵ء اور سنہ ۱۴۵۶ء اور سنہ ۱۵۳۱ء اور سنہ ۱۶۰۷ء اور سنہ ۱۶۸۲ء میں جو نظر آیا تھا تو نیوٹن کی تدقیق کے بموجب وہ وہی تھا جو سنہ ۱۷۵۹ء میں ظاہر ہونیوالا تھا۔ الآخر جان برنکلی صاحب نے اپنے رسالہ میں یہہ بھی کہا کہ ہیئات دانوں کا اُسپر اتفاق ہے۔ کہ سنہ ۱۸۳۲ء والا بھی وہی تھا ڈاکٹر ہملٹن نے جدید تحقیقات سے بھی ثابت کیا ہے کہ دُم دار ستیارہ کی دُم (جسکو ہرشل کے قول کے بموجب دُم نہ کہنا چاہیئے) شمالیہ حمرت اور برقیہ سیال سے ہے +

(الف) ہرشل صاحب کا قول ہے کہ دُم دار ستیاروں کی عجیب شکل ہونے اور تیز حرکت کرنے اور یکایک نمودار ہونے اور بڑا قد آور نظر آنے سے جاہل اور کم عقل لوگوں کو وہموں اور واہیات خیالوں میں گرفتار ہونے کا موقع ملتا ہے مگر جو لوگ قدرت کے عجائبات سے واقف اور اُنمیں غور کرنے کے عادی ہیں وہ اپنی عقل اور علم اور تجربات سے اُنکی ہیئت اور اصلیت معلوم کرلیتے ہیں۔ صاحب موصوف کی تحقیق سے البتہ اِس امر کا پتہ نہیں ملا کہ نظام شمسی میں ایسے دُم دار ستیاروں سے کیا کام نکلتا ہے

(ب) صاحب ممدوح اِن ستیاروں کی نسبت دُم کے لفظ کو کچھ مناسبت نہیں دیکھتے اِس لیئے وہ کہتے ہیں کہ اُنکی مخروطی شعاعیں کبھی اُنکے پیچھے ہوتی ہیں اور کبھی آگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اُن کی تعداد ہزاروں تک ہے کبھی دوربین سے نظر آتے ہیں اور گاہے گاہے بغیر دوربین کے۔ علاوہ اسکے جب سے دوربین ایجاد ہوئی کوئی سال خالی نہیں جاتا کہ کوئی نہ کوئی ذات الذنب نظر نہ

نوٹ • آسمانی کرہ کے ۳۶۰ درجہ ہیں اور فی درجہ ۶۰ دقیقہ اور فی دقیقہ ۶۰ ثانیہ ہیں +

نوٹ • جان برنکلی صاحب کے رسالہ کا اُردو ترجمہ حضرت ... علی شاہ بادشاہ سابق صوبہ اودھ کے ارشاد سے سید کمال الدین حیدر نے کیا ہے اور ہرشل صاحب کے مستند اور معتبر رسالہ کا اُردو ترجمہ جناب سید ضمیر الدین احمد صاحب دہلوی حال میرٹھ نے دہلی کالج کے طالب علموں کیواسطے کیا ہے +

نوٹ • کرہ زمین سے اُسکے ٹکرانیکا حال ہم آگے بیان کرینگے +

آتا ہو۔ ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۴ء میں ایسا ہے بے دم بھی نظر آئے
ہے یعنی لکھتا ہو کہ ۱۸۶۲ء میں بھی بے دم نظر آیا تھا اور
وہ ایسا تابندہ تھا کہ جیسا مشتری اور یہہ کہ جو ۱۸۴۳ء میں دکھائی
دیا تھا اسکی چھ دم تھیں +

(ج) ہرشل کی قطعی رائے ہو کہ وہ بخارات لطیف اور شفاف
سے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور یہہ بالذات نورانی بھی
نہیں ہوتے بلکہ آفتاب سے اقتباس کرتے ہیں۔ انہیں
سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ صرف چند روز ہی نظر آتے ہیں
اور بعض مہینوں تک دکھائی دیتے رہتے ہیں۔ انکا یہہ
بھی قول ہو کہ انمیں سے بعض بہت تیز حرکت کرتے ہیں۔
چنانچہ جو اس قسم کا ستیارہ ۱۸۴۳ء میں ظاہر ہوا تھا وہ ایک
روز میں آسمان پر ایک سو بیس درجہ کے قوس کو طے کرتا تھا۔
اور بعض بطی الحرکت ہوتے ہیں اور بعض کی رفتار کا ڈھنگ
الٹ کر انہیں قوسوں میں ہوتا ہو جو پہلے طے کر چکتے ہیں +

(د) ایک ذات الذنب جو ۱۶۸۰ء میں دکھائی دیا تھا اُسپر
سر ایزک نیوٹن صاحب نے صحیح تجربے کئے تھے اور بہت
صحیح اور ٹھیک نتیجے نکالے تھے۔ اِس نامدار فلاسفر کی یہہ
رائے ہو کہ ہمارے نظام شمس میں اِس قسم کے ستیارے ہمیشہ
شریک رہا کرینگے۔ ڈاکٹر ہیلی کہتا ہو کہ ۱۶۸۲ء میں جو دمدار
ستارہ نظر آیا تھا جسکی دم تیس درجہ کی تھی وہ وہی تھا جو ۱۵۳۱ء
اور ۱۶۰۷ء میں نظر آیا تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے یہہ بھی کہا تھا
کہ یہی ستیارہ ۱۷۵۸ء میں بھی دکھائی دیگا جیسا کہ دکھائی دیا
دماسیو اور منشی کولنٹ صاحبان کے حساب کے رو سے
وہی ستیارہ ۱۶۰۷ء میں نمودار ہوا تھا۔ ۱۸۳۵ء میں جبکہ
اُسنے دکھائی دی تو یورپ کے لوگوں نے جو علم ہیات
سے ناواقف تھے کسی بڑی آفت کے نازل ہونیکا سبب سمجھا
اسلئے لوگوں نے ڈر سے گرجا گھروں اور عبادت خانوں میں
نمازیں پڑھیں تاکہ اُسکا بد اثر لوگوں پر نہ ہو۔ لیکن یہہ خام
خیالی ہر کہیں بے علمی کا ایک صحیح نتیجہ ہو +

(ہ) یونیورسٹی برلن ملک پروشیا کے ایک پروفیسر انکی صاحب
نامی کہتا ہو کہ میں نے ۱۸۱۹ء میں ایک دمدار ستیارہ کی خبر
دی جو اُسکی مدار طریق شمس سے بائیس درجہ اور ۱۳۰۵ دقیقہ کا
زاویہ بنائیگی اور وہ بارہ سو ساٹھ دن نظر آتا رہیگا۔ اور سنہ
اُسکے ظہور کا ۱۸۲۲ء اور ۱۸۲۵ء اور ۱۸۲۹ء اور ۱۸۳۲ء
بتلایا۔ چنانچہ وہ ٹھیک اپنے مقررہ وقت پر نمودار ہوتا رہا
انکی صاحب موصوف کی یہہ رائے ہو کہ اگر وہ پھر برآمد ہوا تو
آفتاب میں گر پڑیگا۔ بیلا صاحب نے ایک اور ستیارہ
دریافت کیا جو ۱۸۲۶ء میں برآمد ہوا۔ ان صاحب کی رائے تھی
کہ اگر اِس ستیارہ نے اپنے مدار سے زمین کے مدار کو تقاطع
کیا اور یہہ کہ زمین اپنے مقام سے ایک مہینا کسی اپنی گردش
کے اگلے مقام میں نہ ہوئی تو وہ دمدار ستیارہ زمین سے
ٹکر کھا کر اُسکو بہت سخت صدمہ پہنچائیگا فتدبر +

(و) زمانہ حال تک کے اسٹرانمر کہتے ہیں کہ دمدار ستیاروں
کی گردش میں مشتری اور اُسکے چاند بہت حارج ہوتے ہیں۔
جب اُسکے قریب پہنچتے ہیں تو انکی اٹریکشن (کشش) دمدار
ستیاروں کی رفتار میں فرق ڈالدیتی ہو۔ لکسل صاحب
ایک مشہور اُستاد ہیات کہتا ہو کہ ۱۷۷۰ء میں مینے ایک دمدار
ستیارہ دیکھا اور اُسکے پھر نمودار ہونیکا وقت مقرر کیا لیکن
جب وہ وقت آگیا تو وہ مشتری اور اُسکے چاندوں کی کشش سے
اپنی رفتار میں بے رفتار ہو کر گم ہو گیا۔ لکسل صاحب کے اِس
تجربہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ دمدار ستیاروں کا مادہ
مشتری وغیرہ ستیاروں کے مادوں سے بھی کمزور ہو حالانکہ
مادہ مشتری آفتاب کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہو +

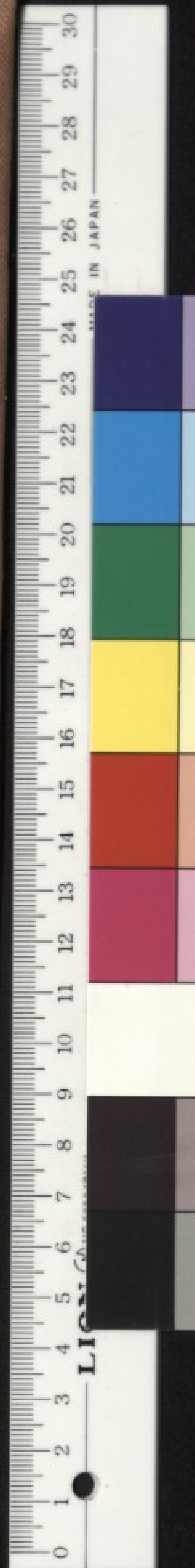
خاتمہ ۱۸۱۱ء میں ایک دمدار ستیارہ ظاہر ہوا تھا
جسکی دم سر ایزک نیوٹن کے تجربہ کے مطابق جو صحیح ہو
سات لاکھ میل لمبی تھی۔ اور اسی ستیارہ کا پھیلاؤ ایک ارب
تیس کروڑ اور پچاس لاکھ میل میں تھا۔ حالانکہ یہہ فاصلہ
بہت زیادہ اُس فاصلہ سے ہو جو زمین (ہمارے کرہ) سے
آفتاب تک ہو۔ اُسکے علاوہ ایک دمدار ستیارہ جو ۱۸۶۱ء
میں ظاہر ہوا تھا اُسکی دم چھپن لاکھ میل کی تھی۔ اور جو دمدار
ستیارہ ۱۸۱۱ء میں نمودار ہوا تھا اُسکی دم گیارہ کروڑ
ساٹھ لاکھ میل کی تھی اور صرف اُسکا سر چھ لاکھ تیس میل کا تھا
غرض یہی ایک ایسی شی ہو کہ جسکے باتجربہ ذریعوں سے ہمکو ایک
ایسی **ہستی** اور وجود باجود کا صاف صاف پتہ ملتا ہو کہ
جو ان تمام اجرام سماوی اور ارضی کا پیدا کرنیوالا اور انکو اپنے
قبضہ قدرت میں رکھنے والا ہو۔ یہانتک کہ پھر کچھ شبہ باقی
نہیں رہتا۔ کیا یہہ سارا عالم ایک سربراہ منتظم آقا کے
انتظام کے بغیر درستی اور عمدگی سے رہسکتا ہو؟ کبھی نہیں
ہرگز نہیں بلکہ ضرور ایک **وجود اجمل** ہو جو اِس
زرین سلسلہ کو مسلسل چلا رہا ہو اُسی کی **السلطنت** سدا ملک
ہوتی رہے +

راقم صمیم

گیت گانے کی سزا

چراغ کے نیچے اندھیرا

انصاف کا نیچرل اصول یہہ ہو کہ ہر ایک شی یا شخص کو
بلا رو رعایت ویسا ہی دیکھے اور سمجھے بلکہ اُس سے ویسا
ہی برتے جیسا کہ اسکا حق ہو یا یوں کہیں کہ انصاف ہمیشہ حق اور
راستی کا تقاضا کرتا ہو۔ جو کچھ انصاف کے خلاف عمل میں آتا ہو
ہمیشہ بغض یا کم سے کم طرفداری کا نتیجہ ہوا کرتا ہو۔ ہماری سرکار
دولتمدار نے ہندوستان کے فائدہ اور ترقی کے لئے وہ وہ
تجاویز اور وسائل وہ وہ محنتیں اور کوششیں کی ہیں کہ ہندوستان
تا ابد نہ بھولیگا اور نہ بھول سکیگا۔ ہندوستان کے نوجوان
دل میں ابھی بہت سے ارمان ہیں جو کہ یہہ اپنی مادری گورنمنٹ
کے سر پر نکالنا چاہتا ہو نہیں نہیں نکال رہا ہو۔ سرکار نے
انکی علمی و اخلاقی ذاتی اور مجلسی ترقی کے لئے کچھ تھوڑی سعی
نہیں کی۔ اب بفضل خدا ہندوستان جو کہ ایک زمانہ میں ظلمت
اور اندھیرے۔ غارت اور لوٹ۔ وحشت اور خود غرضی جنگ
خلاف انسانیت۔ کاموں میں پھنسا ہوا تھا روز روز علوم
وفنون کے حصول سے انکو چھوڑتا اور خصائل حسنہ کی تحصیل



کرتا چلا جاتا ہی ہندوستان ابھی اپنے آپکو ستبدی خیال کر رہا ہی اور اُمید کامل رکھتا ہی کہ اُسکی مادری مہربان گورنمنٹ اُسکو منتہی کے درجہ تک پہونچانیکی جلدی ہی کوشش کریگی۔ فواید عامہ کے لئے سرکار نے ریلیں بنوادیں پُل بندھوائے سڑکیں تعمیر کردیں مدارس مقرر کیے محکمے قایم کیے۔ اور ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ پرانے زمانہ کا غلام ہند آج آزاد ہند ہو گیا نہیں تو ہو رہا ہی۔ ہندوستان کے مختلف مذاہب کو دیکھکر سرکار نے یہہ قطعی حکم دیدیا ہی کہ ہر ایک شخص مذہبی آزادی رکھتا ہی اور سرکار کی جانب سے کسیکے مذہب کی ریت و رسم میں خواہ وہ اصولی ہوں یا فروعی کسیطرح کی دست اندازی نہ ہوگی۔ عام اجازت ہی کہ ہر ایک شخص کمال آزادی کے ساتھ (بشرطیکہ صرف دوسروں کے خیال دکھانیکی غرض سے مبترا ہو) اپنی مذہبی رائے کا اظہار کر سکتا ہی۔ ناظرین! کیا اعلی درجہ کی عالیہمتی اور مردانگی کا نتیجہ ہی۔ ہم اپنی سرکار کی ان تمام مہربانیوں کے صلہ میں اُسے کیا دیں اور کیا دے سکتے ہیں پر ہم اپنی خیرخواہی نمک حلالی اور بسراسر اطاعت کا یقین دلاتے اور کہتے ہیں کہ ای مادر مہربان خدا تجھکو ہمارے سر پر ابد تک قایم رکھے ❋

پر صرف یہی نہیں۔ استفادہ خاصہ کو بھی سرکار نے زیر قلم نہیں کیا اُسکی طرف بھی اُسکی توجہ رہی ہی اور یقیناً رہیگی۔ اُسنے کسیکی ذاتی حقوق میں نہ کبھی مداخلت کی ہی اور نہ کسیکو کرنے کی اجازت دیتی ہی۔ سیکڑوں ہزاروں نظیریں موجود ہیں جنہیں اُسنے بڑی عالیہمتی اور زور سے توفیقی حقوق قایم رکھے ہیں اور رکھتی ہی اور رکھیگی پر ہم بسراسر ادب اور عاجزی سے اُسکے روبرو یہہ منت کرتے ہیں کہ ہماری طرف ذرہ اور توجہ کرے۔ ہمارے نالہ کو سُنے۔ ہم اُس سے کچھ شکایت کیا چاہتے ہیں اُسکے پاس اپنے دُکھڑے کہنے اور اپنے درد کی داستان بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ای مادر مہربان بمبئی میں جو حادثہ ان دنوں بیچارے معصوموں بے قصوروں بے خبر اور غریبوں کی جان پر گزر گیا اُسکی بھی تجھے خبر ہی کہ نہیں۔ تجھے اسکا بھی فکر ہی کہ نہیں۔ یہہ بات تو شہرہ آفاق ہو رہی ہی ابھی تیرے کان تک کسی نے خبر پہونچائی کہ نہیں۔ سن توجہ سے غور سے تامل سے تحمل سے سن ان دنوں بیچارے غریب سالویشن آرمی کے لوگوں کو جنہوں نے خدا ترسی کو اپنا ورد و شعار رکھا ہی سخت سزا دی گئی ہی۔ اُنکا قصور صرف یہہ تھا کہ بازار میں گیت گاتے جاتے تھے۔ اور گیت بھی خدا کی تعریف کے تھے جنمیں کسی کے مذہب کی بدگوئی نہ تھی اور نہ کسی شخص پر اعتراض وہ گیت ایسے تھے جنسے سامعین کے دلمیں خوف خدا و محبت اللہ جوش میں آوے اور وہ اپنی بدیوں سے باز آویں ای ماں اس جرم کے لئے اُنکو سزا ہو گئی اور آگے کو قطعی حکم دیا گیا کہ ایسے واہی گیت نہ گائے جاویں۔ ذرہ بمبئی کی سرکار سے یہہ تو پوچھ کہ یہہ بات کس اصول پر مبنی ہی۔ بازار میں ناچ جائز۔ فحش گیت روا۔ گندی باتیں مستحب۔ اُلٹی سیدھی باتیں جنسے سامعین کی قوائے بہیمی مثلاً شہوت۔ غصہ وغیرہ جوش میں آویں اور جنکی تاثیر سے وہ طرح طرح کے جرائم کا ارتکاب کریں آجتک کبھی بمبئی کی سرکار نے فاحشہ عورتوں۔ اور میراسیوں طبلچیوں وغیرہ کو اُن کے گیتوں کی سزا نہ دی پر ان بیچارے خدا کے بندوں کو جھٹ پٹ جرمانہ ورنہ جیلخانہ کا حکم دیا گیا۔ ای ہماری مادر مہربان بھلا یہہ کس انصاف کا نتیجہ ہی۔ یہہ کس قاعدہ سے روا ہی یہہ کس رو سے جائز ہی للہ اسکو سوچ۔ اگر یہہ سزا اسلئے ہوئی کہ یہہ بیچارے ملکے گاتے ہوئے بازار میں سے گزر گئے تو ہم یہہ عذر کرتے ہیں جب کل لوگ تو نہایت کھنجریں ڈھولک منجیری طبلہ جھینجے بجا بجا کر بڑے بڑے گروہ بنکے بازاروں سے نکلیں تو سرکار اُنکی محافظت کے لئے چوکی پہرہ لگا دے کہ کسیطرح کا دنگہ فساد برپا نہ ہو اور ان بیچارے تین چار لوگوں کو ایک قطار میں نکلنے کے لئے سزا ملے۔ جب پارسناتھ جی کا رتھ نکلے تو سرکار جینیوں کی اتم درجہ کی حفاظت کرے دسہرہ کی رام لیلا میں اپنی پولیس کی معرفت انتظام کراوے محمدیوں کی علم برداری تعزیہ برداری اور مرثیہ خوانی میں اُنکی بھی حفاظت کرے پر بیچارے غریب مسیحیوں کے چھوٹے سے گروہ کو بازاروں میں گیت گانیکی سزا دیوے۔ اُسکو تو ای ہماری پیاری مادری سرکار ہم کھلم کھلا ظلم کہہ سکتے ہیں ان بیچاروں کی گروہ کو تو ناجایز گروہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر اگر یہہ سزا اسلئے ہوئی کہ پولیس کے حکم نے اُنکو کہا کہ تم چلے جاؤ اور وہ نہ گئے تو جہانتک اتنے فاصلہ سے معلوم ہو سکا ہی ہم کہتے ہیں کہ اوّل تو ایسا نہیں ہوا پولیس کے حاکم کا حکم مانتے ہی۔ ایکدن (جبکہ یہہ حکم دیا گیا تھا) وہ بیچارے اپنے حقوق کا خون کرکے چلے گئے پر کیا یہہ حکم دوامی تھا۔ ہرگز نہیں۔ دویم حاکم پولیس کا کس قاعدہ بموجب اختیار ہی کہ کسی شخص کو بغیر کسی جرم کے اُسکے حقوق سے خارج کرے یا باز رکھے۔ اگر ایسا ہی تو بڑی دقت ہی۔ مثلاً ایک شخص اپنی دوکان میں عمدہ سے عمدہ فروختنی اشیا رکھتا ہی کیا پولیس کو مجاز ہی کہ اُن چیزوں کے رکھنے یا فروخت کرنے سے بغیر کسی وجہ کے اُسے باز رکھے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ شخصی حقوق کا خون کرنا ذاتی خون کرنے کی نسبت بہتر ہی۔ پھر اگر یہہ سزا اسلئے ہوئی کہ لوگوں کے فساد برپا کرنیکا احتمال تھا تو ہم یہہ کہتے ہیں کہ اوّل یہہ خیال بالکل غلط ہی۔ سالویشن آرمی کے انگلستان کے حال کو دیکھو لو کہ کس کس قسم کے ظلم و تعدی اُنہوں نے لوگوں کے ہاتھ سے اُٹھائے پر شکایت کا ایک کلمہ کبھی اُنکی زبان تک نہ آیا نکلنا تو بجائے خود رہا۔ دیباہی میجر ٹکر نے یہاں وارد ہوتے ہی کہا کہ اگر تم مجھے مارتے مارتے مار ہی ڈالو تو بھی میں یہی کہونگا شاباش خدا تم پر رحمت کرے۔ دویم اگر بفرض محال یہہ مان بھی لیں تو پارسناتھ کے رتھ پر فساد کا احتمال نہیں بلکہ یقین ہوتا ہی اُسکی کیوں اجازت ہی۔ یا اور ایک مثال یہہ ہی کہ اگر احتمال ہی کہ جب میں باہر جاؤں تو میرے دشمن مجھے مار ڈالینگے اسواسطے گورنمنٹ کا فرض ہی کہ مجھے ہمیشہ تک قید کر دے تاکہ کوئی نہ مجھے پاوے نہ مار ڈالے کیا یہہ انصاف ہی۔ اس آزادگی کے زمانہ میں ایسی ظلمت الٰہ اللہ! کیا عیسائی فرقہ ہی سب سے نکما فرقہ ہی

کیا مناسب ہی کہ جو حقوق اور اختیارات اور ونہر روا گئے جاویں وہ عیسائیوں پر ناروا - کیوں ؟ عیسائیوں نے سرکار کی کیا چوری کی ہی - کیا نمک حرامی کی ہی کیا خون کیا ہی کہ انکے عام حقوق بند ہو گئے - ای ہمارے مادر مہربان ہمارے نالہ پر کان لگا ہماری زاری کو سن - بتا اگر ہم تجھ پاس یہہ سب حال نہ کہیں تو کس پاس کہیں - تجھسے داد نہ چاہیں تو کس سے چاہیں - اب اگر آزادی ہی تو سب کو یکساں ہو نہیں تو جیسے کا حال وہ عیسائیونکا حال - اچھے ماباپ کا یہہ حال نہیں ہونا چاہئے کہ ایک بیٹے کو اچھی نظر سے دیکھے اور دوسرے کو بُری سے - آخر تو عیسائی بیچارے بھی تیری رعیت ہیں تیرے بچے ہیں انکو بھی کم سے کم اور لوگوں جتنا پیار کر - ورنہ خدا کے آگے ہم تجھپر فریاد کرینگے اور اُسکی جناب سے داد لینگے ✚

ای ناظرین تم میں سے کوئی ایسا ہی جو کہ سرکار تک اس ہماری فریاد کو پہنچا دے - اگر ہی تو ہم اُسکی منت کرتے ہیں کہ یہہ احسان کرے اور ذرہ ہماری مادری سرکار کو جگا دے اور کہے کہ تیرے بچے رو رہے ہیں جاگ ✚

الراقم - فقیر محمد حنیف

کلانور ضلع گورداسپور

کچھ دنوں سے اس شہر میں بہت کچھ حادثات وقوع میں آئے ہیں جن کے ورود سے یہاں بدمعاشوں کے جم غفیر آجانیکا پورا اعتبار ہو سکتا ہی - ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۲ء کے دن یہاں پانچ چھ پٹھانوں نے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ اس غضب کا زنا کیا - جسکے سبب سے عورت مذکور پر برابر چار دفعہ غش طاری ہوئی اور وہ بھاگ گئے - ہم افسوس کرتے ہیں کہ ان غیر مہذب اور وحشی لوگوں کو سرکار انگلشیہ کے عہد حکومت میں ایسے ایسے قبایح کے مرتکب ہونیکی کیوں جرأت ہو سکتی ہی ؟ ہم یقین کرتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ایسے واہیات لوگوں کے افعال واقوال کا بخوبی انسداد فرماوینگے

بعد ازیں ۶ نومبر ۱۸۸۲ء کے دن غالباً کسی شہری بدمعاش قمار باز نے ایک لڑکی کی ناتھ اور بالیاں وغیرہ زیورات اُتار لئے لیکن شکر ہی کہ مذکورہ لڑکی کی جان تو بچ گئی پھر ۷ نومبر ۱۸۸۲ء کے دن ایک شخص مسمی بوٹی نے ایک خوردسال بچہ کو جسکی ۹ برس کی عمر تھی اور اُسکے ہاتھوں میں چاندی کے کڑے جو کل ۵ روپیہ کی مالیت کے تھے بطمع زیور مذکورہ ایک نیستان میں جو کلانور سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہوگا انواع عقوبت سے ہلاک کر دیا آج مجرم کی معہ نعش کے گورداسپور چالان کی گئی ہی جو کچھ تصفیہ ہوگا اُس سے اطلاع دیجاویگی ہم اس نیستان کی بابت بہت کچھ لکھنے کو تھے لیکن اب ہم کو اُسکے اظہار حالات کا معقول ذریعہ دستیاب ہوا اس نیستان میں بہت سے خنازیر آرہے ہیں جن سے یقیناً مسافروں کو نقصان پہنچیگا - اُمید ہی کہ ہمارے ہردلعزیز اور منصف مزاج صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس بنجر زمین کو قابل زراعت بنا دینگے اس آخری مقدمہ کی تفحص و تجسس میں ہمارے تھانہ دار صاحب کی عرقریزی اور جانفشانی کا پورا پورا اظہار ہو سکتا ہی - کیونکہ اُنہوں نے اس خون کے مقدمہ کو اپنی عقل و دانائی سے صرف ایک گھنٹہ میں پایۂ ثبوت کو پہنچادیا اور مُجرم خود مُقر ہو گیا - اگرچہ شہری سلوک کی بابت ہم کچھ بیان نہیں کر سکتے مگر یاں اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں کہ تھانہ دار جمعدار صاحبان بے شک ہوشیار ہیں اور ہمارے کہنے ہی پر کچھ منحصر نہیں بلکہ مقدمہ مذکورہ اسکا بخوبی شاہد ہی - ہم اپنے اہل ملک کی ایسی حماقتوں پر بہت کچھ تاسف کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی اولاد کو زیور ڈالنے سے (جو اُن کی جان کے ضایع ہونیکا پورا وسیلہ ہی) بالکل باز نہیں آتے اگرچہ ہم قبل ازیں "دنیا میں کروڑ سے محبت نہ عزیز زر ہو تا حقیقت میں زردار کا دشمن" اس عنوان پر کچھ خیالات ظاہر کرنے لگے تھے اور پھر مصلحتاً باز رہ گئے تھے لیکن اب اس خون کے مقدمہ نے ہمارے اس عنوان کی کما ینبغی تائید کی بلکہ اُسکے واسطے ایک مدلل لکچر کا اس خون کے مقدمہ نے کام دیا - اُمید ہی کہ مجرم اپنی سزا سے کلانوری میں پائیگا تاکہ بدمعاشوں کے واسطے عبرت اور عام کو اپنی اولاد کو زیور نہ ڈالنے کا معقول ذریعہ دستیاب ہوگا ✚

راقم - ایم - ایچ - احسن

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۳۱ اکتوبر - اخبار پالمال گزٹ میں ایک فقرہ اس مضمون کا شایع ہوا ہی کہ جو معاملات مصر کے تصفیہ کی غرض سے لارڈ ڈفرن صاحب خیدیو کے واسطے قاہرہ کو روانہ ہونگے اور سر ایڈورڈ ملیٹ صاحب اُنکی مدد کرینگے ✚

لنڈن ۳۱ اکتوبر - بوقت صبح - دیسی افسران اور ہندوستانی فوج کے غیر متعہد عہدیداروں کا دستہ جو انگلستان کو جا رہا ہی وہ مالٹا میں پہنچ گیا - قاہرہ سے جھوٹے پیغمبر کے برخلاف سوڈان کی طرف ایک مہم بھیجنے کی تجویز درپیش ہی کیونکہ اُسنے کوردوفون کے دارالخلافہ کو محصور کیا ہوا ہی - مسٹر گلیڈسٹن نے کل رات بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ گورنمنٹ مصر اس مہم میں اُن افسروں کی مدد لینیکی مخالف ہی کہ جنکی خدمات اسوقت گورنمنٹ مذکور کے متعلق ہیں ✚

اخبار ٹائمس اپنے ایک مضمون میں بیان کرتا ہی کہ بیکر پاشا نے مصر کی فوج کے جدید انتظام کے متعلق جو تجویز پیش کی اُسکو انگریزی گورنمنٹ پسند نہیں کرتی ہی ✚

وائینا ۳۱ اکتوبر - گورنمنٹ اسٹریا نے اس امر کی ممانعت کر دی ہی کہ بوسینا سے فوج مصر کیواسطے آدمی بھرتی کئے جاویں ✚

بمبئی یکم نومبر - گورنمنٹ عالیہ نے ایکٹ ابکاری بمبئی کو منسوخ کر دیا اور اس ایکٹ کی ترویج کے وقت عوام الناس نے بڑی شکایتیں کیں - یہہ ایکٹ گورنمنٹ بمبئی کی کونسل سے جاری ہوا تھا - گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ عالیہ کے رزولیوشن متعلق لوکل سیلف گورنمنٹ پر جو جواب دیا تھا اور جس جواب کی بابت





گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے جواب الجواب دیا گیا اسپر گورنمنٹ مذکور نے پھر جواب لکھا ہی۔ اس الزام کی بابت کہ گورنمنٹ بمبئی نے دیسی شرفا سے رزولیوشن کے متعلق رائے حاصل کی تھی یا نہیں یہہ کہا گیا ہی کہ جو لوگ رائے دینے کے لایق تھے اُنسے اس معاملہ میں مشورہ لیا گیا اور دیسی مجلسوں نے بیشمار میموریل ارسال کئے مگر یہہ خیال نہیں کیا گیا کہ گورنمنٹ ہند سرکاری طور پر دیسی شرفا کی رائے کو حاصل کرنا چاہتی ہی۔ اس تحریر کی طرز معتدل ہی اور ظاہر ہوتا ہی کہ گورنمنٹ ہند کے ساتھ ملکر کام کرنے کی خواہش کا اظہار ہوا ہی۔ اسمیں لکھا گیا ہی کہ تجویز مذکور کا تجربہ پورے پورے طور پر کیا جائیگا +

دکھن نامی جہاز جو پچھلے دنوں مہم مصر کی تقریب سے باربرداری میں لگا یا گیا تھا بمبئی سے زنگون کو ۰۰ ۵ خچر لیکر روانہ ہونیوالا ہی۔ کمیشن تعلیم نے اپنے اجلاس کو کل کے دن بند کر دیا +

بمبئی یکم نومبر۔ اخبارات ولایت مورخہ ۱۳ اکتوبر سے معلوم ہوا کہ لارڈ نارتھ بروک صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو اُنہوں نے ۱۲ اکتوبر کو مقام لیورپول میں کی گورنمنٹ مصر کی پالیسی کی نسبت یہہ بیان کیا کہ گذشتہ فتوحات کے سبب گورنمنٹ مذکور میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ مصر کے معاملات میں مداخلت کرنے سے انگریزی گورنمنٹ کا منشا خودغرضی نہیں تھی اور نہ اُسکی خواہش ہی کہ مصر پر حکومت کرے یا اُسکو ملحق کرے۔ اُنہوں نے کہا کہ کوئی ایسا مدبر سلطنت نہیں ہی کہ ان معاملات کے متعلق کوئی قطعی رائے دیوے۔ انگریزی گورنمنٹ یہہ نہیں چاہتی کہ مصر کو طوایف الملوکی میں چھوڑ دے جس سے کہ اُسنے ابھی مخلصی حاصل کی۔ نہر سویز کی بابت بھی وہ خودمختار حکومت کی خواہشمند نہیں ہی لیکن اُسکی یہہ خواہش بھی نہیں ہی کہ مصر اُسکو ایسی حالت میں ڈالدیوے کہ وہ انگریزی جنگی جہازوں کے برخلاف اُسکو بند کر سکے +

سر بارٹل فریر صاحب نے چرچ کانگریس ڈربی کے سامنے ایک کاغذ اس مضمون کا پڑھا کہ دیسی گرجاؤں کا انتظام کیا جاوے اُنہوں نے رائے دی کہ ہندوستانی واعظوں کو وسعت دیجاوے اور دیسی گرجاؤں کی نگرانی کیواسطے دیسی بشپ مقرر ہوں +

ایرلنڈ کے حاکموں نے بیان کیا ہی کہ بہت سے اضلاع میں فساد ہی اور اُنمیں زاید پولیس کی ضرورت ہی۔ ارل آف سر پوزبری کا انجنئری ہوس ۱۲ اکتوبر کو جلکر خاکستر ہو گیا اور اس سے دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا +

سرگارنٹ وسلی صاحب کی تحریر جسمیں طلل کبیر کی لڑائی کا حال لکھا ہی شایع کی گئی۔ ہندوستانی فوج کو ایک گھنٹہ بعد اسواسطے رکھا گیا تھا کہ جس قطعہ زمین سے اُسنے گذرنا تھا اُس میں دیہات کثرت سے تھے اور اگر یہہ فوج بھی باقی ڈویژنوں کے ساتھ ہوتی تو اُن دیہات کے باشندے ضرور خبر کر دیتے۔ توپخانہ کی باٹریوں نے پیادوں کے ساتھ ہی حملہ کیا اور طلل کبیر سے گاڑیوں کے روانہ ہونیکو روکنے میں خاص طور پر اپنی جرات ظاہر کی۔ اس سے ریل کے چلنے میں دیری ہوئی اور ہمارے سواروں نے پہونچکر محاصرہ کیا +

خدیو کا ارادہ ہی کہ ۲۸۳ انگریزی افسروں کو تمغے عطا فرماویں اسکندریہ کی طرف جو ہندوستانی فوجیں بھیجی گئی تھیں اُنکو بہت سے لوگ دیکھنے کیواسطے آئے اور اکثر ہماری گاٹملنگ توپوں اور جہاز کی صفائی کو دیکھتے تھے۔ ایک خاص نامہ نگار جسنے عربی پاشا کے ساتھ جیلخانہ میں ملاقات کی تھی بیان کرتا ہی کہ عربی پاشا کہتا تھا کہ انگریز ایک بڑی زبردست قوم ہی اور چونکہ اُنہوں نے سٹی وایو پر مہربانی کی ہی شاید مجھہ پر بھی کریں۔ اگر میرے ساتھ سٹی وایو والا سلوک ہوا تو میں بڑا مشکور ہونگا + بیکر پاشا نے جو رائے ظاہر کی ہی کہ مصر کیواسطے جدید فوج بھرتی کرنے میں ایک سال کا عرصہ لگے گا اور اُسوقت تک انگریزی فوج کو مصر سے چلا آنا پڑیگا +

لنڈن یکم نومبر۔ لارڈ ڈفرن صاحب ۲ نومبر کو مصر کی طرف روانہ ہونگے اور غالباً ۲ ماہ تک وہاں قیام کرینگے۔ وزارت مصر کے پریسیڈنٹ نے فرانس کے کانسل جنرل کو اطلاع دی ہی کہ آئندہ وزارت کے جلسوں میں فرانس کے کنٹرولر جنرل کو داخل نہیں کیا جاویگا۔ سب سے آخری انگریزی سپاہ مصر سے انگلستان کی طرف آج روانہ ہوگی +

قاہرہ ۳ نومبر۔ مصر کی کونسل وزرا کی اجلاس سے اپنی علیحدگی کا سبب فرانسیسی کنٹرولر جنرل نے طلب کیا ہی۔ مصنوعی مہدی کی شکست میں ابھی تک شک ہی۔ خرطوم کا گورنر تارخبر دیتا ہی کہ قلعہ والوں کی حالت خراب ہی۔ جنرل ایلیسن صاحب نے ۳ انگریزی افسر سوڈان کی طرف روانہ کئے ہیں تاکہ وہاں کی حالت کی بابت رپورٹ کریں +

لنڈن ۴ نومبر۔ کل ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں سر چارلیس ڈلک صاحب نے کہا کہ باب عالی کو یقین دلایا گیا ہی کہ لارڈ ڈفرن کی سفارت کا مصر میں جانا انگلستان اور روم کے اتحاد میں کچھ خلل نہیں ڈالیگا +

پشاور ۶ نومبر۔ اطوار کی صبح کو کمانڈر انچیف یہاں داخل ہوئے شام کیوقت اسٹیشن کے گرجا میں شامل ہوئے۔ آج صبح کو فوج کا ملاحظہ کیا اور دوپہر کو ایک لیوی دربار کیا۔ کل کو قلعہ کی فوج کی پریڈ ہوگی +

کیپ ٹون ۴ نومبر۔ سکرٹری نوآبادی ہائے نے اسمبلی میں اس خبر کا انکار کیا کہ گورنمنٹ کیطرف بسوتولینڈ سے واپس آنیکی خواہش نہیں کی اور کہا کہ با امن بندوبست کی اُمید ہی اور خواہ کچھ ہی ہو انگلستان کی مدد کی ضرورت نہ ہوگی +

قاہرہ ۵ نومبر۔ شہادتوں کی تیاری کے باعث عربی پاشا کے مقدمہ میں تامل ہو گیا ہی۔ انگریزی کونسل مقدمہ کی خاطر ٹھہری رہیگی۔ سوڈان کی جنگی فوج سرعت کے ساتھ تیاری کر رہی ہی۔ عربی پاشا کے بہت سے افسر اس جنگ میں شامل ہونیکو دل و جان سے چاہتے ہیں اور اُنکی درخواستیں منظور ہو رہی ہیں +

بمبئی ۷ نومبر۔ جس کمیٹی نے فوج آمدہ مصر کی دعوت کی تجویز کی تھی بقدر روپیہ اُسکے پاس بچ گیا ہی جسکو جہازرانوں کی دعوت میں جنہوں نے جنگ مصر میں نہر سویز پر قبضہ کرنے میں عمدہ خدمات ادا کی تھیں صرف کرنیکا ارادہ ہی +

لودیانہ

دو ہفتہ سے ہمارے شہر لودیانہ میں صاف اور کھلے بازار بلکہ ڈنکے کی چوٹ قماربازی ہورہی ہے۔ مگر کوئی پرسان نہیں ہے اور پرسان بھی کون ہو۔ حکام کو تو اُس وقت خبر ہوتی ہے جب کوئی انکو بتلاوے اور جتلاوے کون۔ ہمکو اس شہر میں کوئی کوئی ایسا نظر آتا ہے جو تعلقات رکھتا ہے اور قماربازی میں شامل نہیں ہوتا۔ ہمارے شہر کے لوگ نہ جانتے ہیں کہ یہاں کسطرح قماربازی ہورہی ہے مگر بیرونجات کے لوگ نہ سمجھینگے کہ کسطرح ہوتی ہے۔ سو اسواسطے اسکی تشریح کیجاتی ہے کہ یہاں چٹھی اندازی کا اسقدر گرم بازار ہوا ہے کہ ہر گلی۔ ہر کوچہ۔ ہر محلہ میں اسکا رواج۔ اسکا چرچا۔ اسکی گفتگو۔ اسکا بیخ۔ اسکا بیوپار۔ وجہ یہہ ہے کہ ۵ کی چیز ہوئی ۵ کی چٹھی ہم ڈالدے اور جب چٹھی برآمد ہوگئی تو ۵ کی چیز ہم میں بازار سستی بلکہ مفت ہے اور ۵ والیکی چیز کے اگر ۵ کھڑے ہوگئے تو کیا کہنے ہیں۔ اور اگر مالک چیز کے نام کی چٹھی بھی نکل آئی تو پھر تو پو بارہ ہوگئے۔ اور پکڑے کون قانون میں صاف طور سے کوئی دفعہ نہیں ہے کہ چٹھی اندازی کی یہہ سزا ہے۔ اگرچہ سرکار نے عام طور سے چند مرتبہ ظاہر کیا کہ چٹھی اندازی بند ہونی چاہئے مگر سنے کون۔ کسکو غرض جبکہ سزا ہی نہیں ہے تو کون بند ہو۔ اسکا جسکا جسکو پڑا پھر چھٹ سکتا ہے۔ اب یہاں پر محلہ والوں نے مرغی بکری اور چٹھی ڈالدی۔ بکری بیلی اور چٹھی ڈالدی۔ چادر لی اور چٹھی ڈالدی۔ ڈوپٹہ۔ لنگی۔ گھڑی۔ یہانتک کہ مکانات پر چٹھیاں پڑتی ہیں۔ اور چٹھیوں میں ایسے ایسے آدمی شامل ہوتے ہیں کہ جنکا اگرچہ نام لکھا جاوے تو وے فوراً اخبار پر نالش کرنیکو تیار ہوجاویں مگر یہہ نہیں جانتے کہ اخبار پر نالش کرنا آسان نہیں ہے بلکہ بہت مشکل ہے +

اسکے نقصان جسقدر بتلائے جاویں تھوڑے ہیں کیونکہ تمام خرابیوں کی جڑ قماربازی ہے۔ یہانتک کہ خون اور خودکشیاں اور چوریاں وغیرہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ اور خودکشی کی بابت تو ہمارے شہر کے قماربازوں نے خود دیکھ لیا کہ ایک ہندو حلوائی جسنے پہلے تو چار سو پانچ سو روپیہ جیت لیا اور پھر اپنے گھر کا سرمایہ بھی ہار گیا اور فوراً کوئیں میں گر کر جان دیدی۔ مگر پھر بھی ہمارے شہریوں نے کچھ عبرت حاصل نہ کی۔ اب ہمکو بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ جبتک سرکار خود اسمیں دست اندازی نہ کریگی تو اسکا انسداد ہرگز نہ ہوگا اور بلکہ اس چٹھی اندازی کو روز بروز ترقی ہوتی جاویگی جسکے لئے خاص قانون تیار کرنا پڑیگا۔ کیا اچھا ہو کہ اگر ہمارے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر عام منادی کردیں کہ جو کوئی چٹھی اندازی کریگا وہ قماربازوں کے زمرہ میں خاصکر دیوالی کے ایام میں شامل ہوکر سزایاب ہوگا اور اسیطرح صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چاہئے کہ اُسکا انتظام کما ینبغی فرماویں + پرسوں کو دیوالی ہے دیکھا چاہئے کہ اس دیوالی میں کس کس قمارباز کا دیوالہ نکلتا ہے اور کون کون گرفتار ہوکر کوتوالی کی حوالات تک پہونچتا ہے۔ ہمکو یہہ تو یقین ہے کہ قماربازوں کو پولیس گرفتار تو کر لیگا مگر جب قانون عدالت میں بولیگا کہ بتلاؤ انکو کس حالت میں گرفتار کیا۔ کون سا آلہ قماربازی کا پکڑا۔ کون گواہ ہے۔ اگر یہہ سب کچھ کانٹے تلا معاملہ بہم پہونچا تو جرمانہ ورنہ مثل داخل دفتر اور مجرم بری۔ پولیس کی کلا کچھ نہ بدھی کا معاملہ ہوگا +

سنا جاتا ہے کہ چھاؤنی لودیانہ میں ایک شخص کے مکان میں آگ لگی اور اسکا چار سالہ بچہ جل بھن کر مرگیا افسوس +

جمعہ کے روز جناب صاحب کمشنر حفظان صحت ممالک پنجاب وغیرہ یہاں رونق افروز ہوئے اور بیچ بروز اتوار کے روز شہر کا معائنہ فرمایا اور رجسٹر حیات وممات پر بڑی توجہ فرمائی اور گلی کوچوں میں رجسٹر کی مطابقت کیگئی ہم اسکی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ رجسٹر مذکور امتحان میں پاس ہوا یا فیل مگر شہر کی صفائی پر صاحب ممدوح صاد کر گئے ہیں +

ٹیکہ چیچک شہر میں لگایا جاتا ہے سنا ہے کہ اہل ہنود اپنے بچوں کے ٹیکہ کم لگواتے ہیں +

رسالہ عدم ضرورت قرآن

رسالہ مذکور اب چھپکر بہمہ وجوہ تیار ہوگیا ہے۔ جن جن صاحبان نے درخواست واسطے خریداری رسالہ مذکورہ پیشتر کی تھی انکی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جلد قیمت بھیجکر طلب فرماویں +. المشتہر۔ سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

صفائی حساب

آجکل ہمارے یہاں صفائی حساب بابت قیمت اخبار نور افشاں ہورہی ہے اسواسطے مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ مہربانی اپنے اپنے حساب کی بیباقی فرماویں اور جن جن صاحبان کی طرف زیادہ تقاضا ہوا انکو لازم ہے کہ بہت جلد بقیہ رقم مرحمت فرماویں اور ہمکو زیادہ لکھنے کی تکلیف سے بچاویں +

اشتہار اشاعت

مسیحی بھائیوں کو معلوم ہوئے کہ یہہ مطبع ایک مدت سے ماہواری رسالہ عوام الناس کے فائدہ کے لئے چھاپ رہا ہے۔ اس رسالہ کی غرض یہہ ہے کہ نہایت سلیس عبارت میں انسانی ذاتکی گنہگاری اور نجات دہندہ کی خبر طرح طرح کے پیرایہ میں لاکر ناظرین کے پیش کیا کرے۔ اور شرط یہہ ہے کہ کوئی ایسا کلمہ یا خیال نہ ہو جس سے ناظرین کا تعصب جوش میں آجاوے یا انکے مذہبی خیالات کو چوٹ لگے بلکہ صرف اُس آسمانی اور حقیقی نور کو دکھاوے جو کہ سب اور چھوٹی چھوٹی روشنیوں کو نیست کر دیتا ہے۔ لہذا احباب سے التماس ہے کہ اس کار خیر میں مدد دیویں۔ یعنے رسالہ تصنیف کرکے اور خوشخط لکھکے مشتہر کے نام روانہ کیا کریں جو کہ بشرط عمدگی وپسندیدگی نمبروار شایع ہوا کرینگے۔ ہر رسالہ میں پندرہ سو الفاظ سے زیادہ کی گنجایش نہیں ہے +

المشتہر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ



امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا